سوال

(94) نماز باجماعت کے بعد دوسری جماعت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک روایت میں آیا ہے۔ کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے اطراف سے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنا چاہتے تھے۔ آپ نے دیکھا کہ لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے تو آپ اپنے گھر کی طرف چلے گئے۔ آپ نے گھر والوں کو جمع کیا۔ پھر ان کے ساتھ نماز پڑھی۔ "کیا یہ روایت صحیح ہے۔؟ (ایک سائل)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ روایت نہ صحیح ہے نہ حسن۔

اسے حافظ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ نے الکامل (ج6ص2398) اور امام طبرانی نے الاوسط (ج5ص304ح4598) میں۔"

"الولید بن مسلم قال اخبرنی ابو مطیع معاویۃ بن یحیی عن خالد الحذاء عن عبد الرحمن بن ابی بکرۃ عن ابیہ"

"کی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ شیخ ناصر الدین البانی نے حافظ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ سے "ورجلہ ثقات" اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

(مجمع الزوائد ج2ص45) نقل کر کے اسے "حسن" قرار دیا ہے۔

(دیکھئے تمام المنۃ ج1ص155 مجلہ الدعوۃ لاہور محرم 1418ھ مئی 1997ء ص44)

حالانکہ اصول میں یہ مقرر و متعین ہے کہ کسی سند کے راویوں کا ثقہ ہونا اس وقت تک اس روایت کے صحیح ہونے کی دلیل نہیں جب تک سند کا متصل، غیر شاذ اور غیر معلول ہونا ثابت نہ ہو جائے۔ اوپر بیان کردہ روایت کا متصل ہونا مشکوک ہے۔ اس کے بنیادی راوی ولید بن مسلم ثقہ ہونے کے ساتھ مدلس بھی تھے خود شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔

"ثم ان الولید بن مسلم وان کان ثقۃ فقد کان یدلس تدلیس التسویۃ"

پھر (یہ کہ) بے شک ولید بن مسلم اگرچہ ثقہ تھے مگر تدلیس تسویہ کرتے تھے۔ (السلسلۃ الضعیفۃ ج2ص81ح213)

بلکہ انھوں نے مزید لکھا ہے۔"

"فالمحققون لا یحتجون بما رواہ الولید الا اذا کان مسلسلاً بالتحدیث أو السماع"

پس محققین (حضرات) ولید کی روایت سے حجت نہیں پکڑتے سوائے اس کے کہ وہ مسلسل تحدیث (حدثنا حدثنی وغیرہ) یا سماع کی تصریح کریں۔ (الضعیفۃ ج3ص،409 410ح1253)

چونکہ اس سند میں سماع مسلسل (آخرتک ہر راوی کے سماع کی تصریح) نہیں ہے لہذا یہ روایت قابل حجت نہیں ہے۔ اسے حسن قرار دینا محققین کی تحقیق کے خلاف ہے۔ (ہفت روزہ الاعتصام لاہور27/جون19997ءج9شمارہ24)

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب الصلاۃ۔صفحہ258

محدث فتویٰ